شمع محمود شبہ عالبیہ (جملہ حقوق بحسب ایکٹ محفوظ) تالیفات نجیب سلسلہ اصفیائیں گیارھویں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا
مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

اے ایمان والو۔ اُن لوگوں سے دوستی
مت کرو جن پر اللہ کا غضب ہے۔ وہ آخرت سے
آس (اُمید) توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر
آس (اُمید) توڑ بیٹھے قبر والوں سے منکران
استمداد و ندا ہی ناامید ہیں۔ ورنہ حنفی
مسلمان اولیاء اللہ سے تاحال فیض حاصل کرتے ہیں

ذکر
گیارھویں شریف
کوہِ غم
بر منکرِ حریف

85

ازتالیفات
حریف عشق غوث الوریٰ فقیر حقیر ظامی حکیم محمد عبدالحمید رضوی
حنفی قادری تلمیذ رشید سند العلماء و فخر الفضلاء
اعلیٰحضرت مفتی اجل مولانا عبدالقادر الشہیر مولوی غلام قادر رضی اللہ عنہ
مرحوم ہاشمی حنفی چشتی۔ قادری۔ بھیروی۔ لاہوری
صاحبزادہ حضرت سید علی حیدر شاہ کے ارشاد سے

شری مالک سلیم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں لشن گوپال کے اہتمام سے چھپوایا

تعداد ایکہزار

نحمدہٗ و نصلی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط علیٰ رسولہ الکریم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط سپارہ ۲۸ رکوع ۲ - یعنی اے ایمان والو (جو فریفتہ و گرویدہ ہو گئے اللہ عزوجل اور رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر) جب کبھی مشورہ کرو تم (مصلحت کرو تم دینی یا دنیاوی امور و معاملات یا مسائل میں) یعنی جی کی بات کہو تم رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو پہلے آگے رکھو اپنے مشورہ کرنے یا عرض کرنے سے کچھ صدقہ (کوئی شے از قسم نقد زر - مال - شیرینی ہدیہ وغیرہ) کہ یہ صدقہ بہتر ہے تمہارے واسطے نہایت پاکیزگی ہے پس اگر نہ پاؤ تم (نذر کرنے کو یعنی مقدور نہ ہو) تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کر دینے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے - فائدہ شرع مطہر میں آیت کریمہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء اللہ پر تصدق کے لئے شیرینی طعام وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے -

پس اس حکم کے ماتحت شرع شریف کا یہ طریقہ اور دستور جاری ہو گیا ہے کہ جب کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مہم و حاجت کو نبی علیہ الصلوٰۃ یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں عرض کرے بحکم سرکار رسالت مآب اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِیْ تَعِیْشُوْا فِیْ اَكْنَافِهِمْ - ان سے یاری و مدد چاہے تو اس کو لازم ہے کہ خالی استدعا نہ کرے بلکہ کوئی چیز بطور نذر و نیاز و ہدیہ حسب استطاعت مقدور و محبت خود پیش کرے یا بشرط حصول مراد اس کا شکرانہ قبول کرے - اور بعد حصول مراد - بطریق وجوب اس کو ادا کرے نذر دو قسم پر ہے (۱) نذر شرعی جو کہ ایجاب ما لا یوجب تقرباً الی اللہ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کیلئے غیر واجب شے کو اپنے ذمہ واجب کر لینا - یہ دراصل اللہ عزوجل کے ساتھ مختص ہے (۲) نذر عرفی - کوئی شے کسی معزز و مکرم - کسی بزرگ و معظم کے روبرو ہدیۃً پیش کرنا - یعنی اس بزرگ ولی اللہ کو راضی و خوش کرنے - اپنی طرف متوجہ و منعطف کرنے کے لئے کوئی شے اس کے روبرو ہدیۃً یا ھبۃً یا عطیۃً پیش کرنا یا پیش کرنے کا وعدہ کرنا - حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اپنے رسالہ نذور مزارات تحریر فرماتے ہیں - منکرین نذر و نیاز اپنی اوندھی مت کا اندازہ لگائیں - اللہ عزوجل راہ راست کی توفیق عطا فرمائے - کہ اس فرق عظیم میں امتیاز کریں - لفظ نذر مشترک است در نذر شرعی و نذر عرفی - نذر شرعی غیر واجب تقرباً الی اللہ است و نذر عرفی آنچہ پیش بزرگان می برند - و نیاز مے گویند - اس کا ترجمہ اوپر گذر چکا - سو کوئی حنفی سنی سچا تھوڑی نذر عرفی کو نذر شرعی نہیں کہ سکتا کہ کوئی مسلمان

بہ تحقیق کنز الایمان ترجمۃ القرآن اعلحضرت رضی اللہ تعالےٰ

حاشیہ دیکھو رسالہ فرحت الاحباب در بیان نذر و نیاز مولفہ مولوی محمد حسن صاحب قریشی امام مسجد لاہوری

از مولف رسالہ ہذا

کسی بزرگ و معظم ولی اللہ کے روبرو کوئی شے نذراً یا عبادتاً پیش نہیں کرتا ہے اور نہ
کسی کے روبرو کوئی چیز پیش کرنے سے عبادۃً غیر اللہ مقصود ہوتی ہے جس طرح کہ روز
مرہ کی عادت ہے اور خود منکرین نذر و نیاز اس شرک وہابیہ کی پیدا کردہ بلا میں شب و
روز از سر و تا پا مبتلا ہیں بلکہ اس شرک کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک جانتے ہیں اور دم بھر
کے لئے بھی اس سے چھٹکارا نہیں پاتے۔ ہاں۔ ہاں! یہ منہ کے مسلمان اور پختہ مواد
خود اپنی بی جی کا علاج کرانے کے لئے کسی طبیب حکیم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو فخریہ کہا
کرتے ہیں کہ فلاں حکیم صاحب کو نذر دی اپنے مقدمہ کے لئے وکیل صاحب کو نذرانہ
دیا۔ نواب صاحب یا فلاں راجہ کے نذر پیش کی۔ فلاں شے ان کے نذر کی اور پھر
غیر خدا یعنی طبیب و معالج کو شافی سمجھکر یوں کہتے ہیں کہ حکیم صاحب؟ آپ علاج غور
سے کریں مریض کو اچھا کر دو گے یا مریض تمہاری مجرب دوائی سے اچھا تندرست
ہوگیا۔ تو اس قدر روپیہ آپ کی نذر کرونگا۔ مسلمانو! اے حضرت غوث الوریٰ
سے امداد چاہنے والو! دیکھا اس ظاہری بناوٹی موحد اور باطن کے کچے مشرک نے
طبیب کو شفا دینے والا قرار دیکر اور دوائی کو نافع اور ضار سمجھ کر کیسا بڑا شرک
کیا۔ جس کی شرع وہابیہ و ملت اسمٰعیلیہ میں توبہ ہی قبول نہیں ہوتی۔ نیز دیکھو کہ فاتح
و ناصر و وکیل (کارساز) سمجھ کر یہ کہدیتے ہیں کہ اجی ہمارا آج وکیل صاحب؟ آپ
میرا مقدمہ جیت دینگے اور مجرم کو سزا دلا دیں گے تو جیتنے پر اس قدر روپیہ آپ
کی نذر کرونگا اور طرہ یہ آج کل جبکہ شور و شغب اور غل مچا رہے ہیں کہ غیر خدا سے
امداد مت مانگو یا پنجتن کا وظیفہ نہ کرو۔ مشرک ہو جاؤ گے کافر ہو جاؤ گے مگر خود محبت
عشق نجدیت میں غرق و محو اور ایسے مدہوش و بیہوش اور ابن سعود نجدی نے ایسی
مے پلائی کہ اَلْاِمْدَادُ اَلْاِمْدَادُ لِسُعُوْدِ النَّجْدِیِّ کے نقارے بج رہے ہیں عبد العزیز نجدی
کی پریشانیاں اور حیرانیاں روپیہ کے ذریعہ سے دور کرو۔ روپیہ بھیجو۔ حج کو جاؤ
اور بجائے زیارت مدینہ شریف زاد اللہ شرفہا کے عبد العزیز اور اس کے ہمنوا چیلیوں
چانٹوں کی جھولیاں بھرو۔ غیر خدا سے مدد مانگ کر خود مشرک ہوئے جاتے ہیں فرق صرف
اتنا ہے کہ وہ عوام عازمان حج سے مدد مانگتے ہیں اور خدا کی خدائی اور قدرت پہ کہ وہ
قادر ہے کہ بغیر روپیہ جمع کرنے کے ابن سعود نجدی کی پریشانیاں دور کردے
خاص بٹہ اور دھبہ لگا کر طلب امداد کرتے ہیں اور ہم اہل سنت والجماعت انبیاء علیہم
السلام و اولیاء کرام سے امداد مانگتے ہیں۔ غیر خدا سے مدد مانگنے میں وہابی نجدی اور
دیوبندی بھی ہمارے ساتھ برابر ہوئے تو یہ خود اپنے فتوے سے مشرک ہوئے
علیٰ ہذا القیاس۔ نقطہ بنازہ۔ ملاحظہ ہو۔ یہ شرک فروش۔ مسلمانوں کو شرک

بنانے والے۔ شرکی میخانہ کی بھٹی چڑھا کر دن دہاڑے دو ستون کو حنظ لکھتے
ہیں اور اپنے نامہ کو ختم کرتے ہوئے بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ میں آپ کا نیازمند
ہوں۔ مجھے ایسے نیاز حاصل ہے ۔ مجھے آپ کے استاد کے ساتھ نیاز حاصل نہیں
آپ کا شرف نیاز میری افزائش عزت کا موجب ہے۔ مسلمانو! سچے سنی حنفی مسلمانو
آپ نے دیکھا یہ وہی شرک ہے۔ جس کی طومار تمہاری نذروں نیازوں پر شرک شرک
کے فتووں سے کیجاتی ہے حنفی مسلمانوں کیلئے تو یہ شرک۔ مگر اپنے گھر والوں کیلئے
شریعت وہابیہ میں خالص توحید بلکہ عبادت ہو گئی۔ اب پوچھئے ایاک نعبد وایاک
نستعین کے کیا معنی ہوئے۔ فَالْيَفْهَمْ وَالْيَعْتَبِرْ اَيُّهَا الْوَهَّابِيْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؀
دیکھا یہ ہے۔ ان کی نفسانی توحید شرکی تجدید بنیئے۔ محبوبان خدا۔ صوفیائے کرام
ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضور جو چیز پیش کی جاتی ہے اُن کے نام
پر دی جاتی ہے۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ان کے مزارات طیبہ کے حضور جو
چیز پہنچائی جاتی ہے۔ اُسے نذر نیاز۔ منت اور چڑھاوا بولتے ہیں۔ مگر ہاں شریعت
وہابیہ موم کا ناک ہے کہ جو لفظ روزمرہ اپنے لئے بولیں اُسے تو جائز اور روا جانیں
اور جہاں کہیں کسی ولی اللہ کیلئے پکارا جائے۔ فوراً وہی لفظ۔ خالص شرک اور حرام
ہو گیا۔ دیکھئے وہابیوں دیوبندیوں کا پیر اسمعیل دہلوی اپنے جدید قرآن تفویۃ
الایمان میں لکھتا ہے۔ کہ جو کوئی کسی انبیاء و اولیاء کی اماموں اور شہیدوں کی۔ بھوتوں کی
پری کی اس قسم کی تعظیم کرے۔ جیسے اڑے کام پر انکی نذر مانے۔ مشکل کے وقت ان
کو پکارے۔ جب اولاد ہو۔ ان کی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد کا نام عبد النبی۔ امام بخش
پیر بخش رکھے۔ کھیت و باغ میں انکا حصہ لگاوے۔ (ایضاً) شاہ عبد الحق کا توشہ
الخ سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ مسلمانو! دیکھا یہ منہ کے مسلمان باطن
کے اہل طغیان۔ جمیع صحابہ کرام خصوص ہر چہار یار کبار۔ عشرہ مبشرہ۔ آئمہ اربعہ اطہار
اہل بیت نبوی تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشرک اور شرک
کی تعلیم دینے والے اور خود حضور پر نور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک
کی تعلیم سکھانے والے۔ مقرر کر گئے۔ سچ پوچھو اُس قسم کے سارے عقائد
رکھنے والے۔ سارے جہان کے کروڑوں اہل سنت والجماعت احناف کرام کو کھلے
لفظوں میں مشرک پکار اٹھے۔ نذر و نیاز کرنے والے۔ اولیاء اللہ کی محبت و عظمت
کرنے والے شاہ عبد الحق دہلوی قدس سرہ العزیز کا توشہ دینے والے بابا فرید شکر گنج
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھڑی چڑھانے والے۔ کون لوگ ہیں۔ ساری دنیا کے اہل سنت
والجماعت ہی تو ہیں۔ یعنی ایک امام معین کی تقلید کرنے والے اہل احناف۔ شریعۃ

سوال ۱ از جانب مؤلف رسالہ ہذا

۲ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمعیل دہلوی مطبوعہ ...

۳ دیکھو جبر قرآنی نور ایمانی مصنفہ حضرت مولانا غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہابیہ تقویۃ الایمانی تعلیم سے سب کے سب مشرک ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذالک وہابیت
ونجدیت کش تحریرات دیکھنی ہوں۔ تو عظیم الشان تصانیف معتبرہ کتب قوم علمائے
کرام احناف، اسلاف مثل علامۃ الدہر فاضل جلیل القدر۔ علامہ امام عسقلانی رحمۃ اللہ
علامہ امام محمد بن حاج مکی۔ علامہ امام احمد قسطلانی رحمہ۔ علامہ امام عینی شیخ البدر
بخاری۔ (جنہوں نے احادیث و عقائد خلاف جمہور۔ بخاری کی غلطی پکڑی ہے)
علامہ امام کرمانی رح۔ علامہ امام ابن حجر رح۔ علامہ امام جلال الدین سیوطی رح۔ علامہ
امام حلبی۔ علامہ امام ملا علی قاری (نیز مجموعہ فتاوی قاضیخان۔ فتاوی تاتار خانیہ و در مختار
رد المختار۔ شامی و فتاوی عالمگیریہ) بالخصوص ہمارے ہندوستان کے متقدمین و
متاخرین احناف و صلحاء۔ سر دفتر اولیاء و علماء حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الحق رح محقق
دہلوی و حضرت شاہ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ محدث دہلوی و حضرت شاہ عبد الرحیم
دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت
شاہ رفیع الدین دہلوی رضی۔ استاذ الکل فی الکل مولانا شاہ عبد العزیز رضی اللہ
اور اس آخر ہمارے زمانہ میں مشاہیر و فواضل علمائے اہل سنت و الجماعت احناف
خصوص شمس الاسلام و سلطان العلماء الکرام افقہ الفقہاء و زبدۃ الاتقیاء و الاصفیاء
قطب لاہور۔ واقف اسرار النور در اعلیحضرت مولانا مولوی مفتی حافظ معارف شہ
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قاطع اعناق المنکرین سر شکن وہابیت و کاسر فتن دیوبندیت
حضرت مولانا غلام قادر صاحب حنفی القادری البھیروی ثم الاہوری سر مست بادہ
السنت و چشمہ فیض چشت اہل بہشت از اعاظم خلفائے قبلہ عالم تاج العرفا سند
الاصفیاء قدوۃ ارباب صفا و زبدۃ اصحاب وفا حضور پر نور حضرت شاہ سلیمان
تونسوی قدست اسرارہم و حضرت شمس العلماء و سیف الحنفاء فاضل جلیل و عالم نبیل
نصر المقلدین رئیس المناظرین علامۃ الدہر مولانا مولوی حافظ مفتی حاجی حضرت ولی محمد
صاحب جالندہری رحمۃ اللہ علیہ و عالیجناب مولانا مولوی مفتی خیر الدین صاحب قصوری
ثم کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ و عالم اجل۔ فاضل اکمل مجدد ماۃ حاضرہ و مؤید ملت طاہرہ
واقف شریعت و طریقت حکیم امت۔ اعلحضرت مولانا و سیدنا مولانا مولوی صوفی
قاری حاجی مفتی اہل السنت و الجماعت قبلہ و کعبہ راس الادباء و سند العلماء محمد احمد
رضا خان صاحب۔ قدست انوارہم یہ جملہ حضرات خاندان حضرت شاہ ولی اللہ
رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے ہم مشرب۔ ہم مذہب و ہم عقائد ہیں۔ جن کی سندیں
اجازتیں۔ بیعتیں علمائے اعاظم احناف حرمین شریفین سے ملتی ہیں۔ ان کی
کتب کا مطالعہ ہر ضال مضل و لامذہب کی بد عقیدگی و حرکت مذبوحی

. . . . . . سے محفوظ رکھنے کیلئے تیغ براں کا کام دیتا ہے گویا ان کی ایک ایک تصنیف ایک مضبوط قلعہ حصن حصین ہے ۔ خاندان شاہ ولی اللہ دہلوی کے وہ زبردست علمائے کرام و مشائخ عظام ہیں ۔ جن کی بزرگی و فضیلت کے سامنے منکرین نذر و نیاز (و معاندین حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ) بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔ بلکہ اس فرقہ وہابیہ غیر مقلد کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے مندرجہ ذیل القاب اپنی کتب میں درج کئے ہیں اور یہ اسمٰعیل دہلوی خاندان دہلوی کی ایک انوکھی دیا گار ہے جو کہ ساٹھ برس کا ہوکر بھی فری قرآن مجید کا قائل ہو کر بھی کٹا موحد بنا ہوا ہے ۔ وہ خود ان علمائے کرام کو اپنا پیر جانے ۔ عالم امت ۔ حامیٔ سنت و قطب زمان و مرشد دوران مانے ۔ انہیں مقتدائے دین و پیشوائے مسلمین بنائے ۔ ان کے علم و فضل و عرفان و کمال پر سچے دل سے ایمان لائے (جیسے تمام اصاغر و اکابر وہابیہ) انہیں[۱] سید الحکماء و سید العلماء و قطب المحققین فخر العلماء المکملین ۔ اعلمہم باللہ

و قبلہ ارباب تحقیق ۔ و کعبہ اصحاب تدقیق ۔ و قدوۃ اولیاء و زبدۂ ارباب صفا

بلکہ امام معصوم و صاحب وحی تشریعی ٹھہرائے (جیسے اسمٰعیل دہلوی) مسلمانو! اے سچے سنی مسلمانو! اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانثارو! حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے فدائیو! قبلۂ دارین و کعبہ کونین غوث الثقلین نور المشرقین و المغربین متصرف الامور باذن اللہ محیی حضرت عیسےٰ علیہ السلام مالک الشہور والدہور مقلب الاعیان ۔ محبوب السبحان ۔ صاحب السر المکتوم واقف الغیب المختوم محبوب ربانی قطب صمدانی سرور صاحب تکوین ۔ قدوۃ السالکین امام الصدیقین حجۃ العارفین ۔ صدر المقربین السلطان السید محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز کے سچے شیدائیو! اب اس خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے احکام جو عین شریعت مطہرہ کے احکام ہیں گوش ہوش سے سنئے اور تقویۃ الایمانی مذہب کے پرستاروں اور اسمٰعیلی ملت کے پجاریوں کے کلمات کو ایمانی کسوٹی پر پرکھ کر حکم لگایئے کہ کون مشرک بنتا ہے ۔ فاقرؤا وھو ھذا

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس سرہ العزیز دہلوی (یعنی اسمٰعیل دہلوی[۲] مصنف تقویۃ الایمان) کے نسب کے چچا ۔ شریعت کے باپ ۔ طریقت کے دادا (جن سے اسمٰعیل دہلوی کو حدیث میں شاگردی کا اقرار ہے ۔) اپنے رسالہ منذور الذبائح میں فرماتے ہیں ۔ اگر شخصے بزے را خانہ پرورد کند ۔ تا گوشت او خوب شود ۔ او را

ذبح کردہ و پختہ ۔ فاتحہ (حضرت) غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند ۔ خللے

[۱] یہ سب خطابات صراط المستقیم وغیرہ میں موجود ہیں۔

[۲] بانی تقلید دیکھو ہم برجاتھ ص ۱۲ [illegible]

نمیت - یعنے اگر کوئی شخص بکری کو گھر میں پرورش کرے تاکہ اس کا گوشت فربہ ہو جاوے اور ذبح کر کے پکا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فاتحہ دلاوے - اور لوگوں (خالص اعتقاد و عاشقان و مریدان حضرت غوث الوریٰ) کو کھلاتے کوئی خلل شرعی نہیں - اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے روشن کہ قبلہ شاہ صاحب والا مناقب اور ان کے بارہ اوستادان علم حدیث و مشائخ طریقت جن میں مولانا ابو طاہر مدنی اور اُن کے والد و اوستاد و پیر مولانا حضرت ابراہیم کردی اور اُن کے اوستاد مولانا احمد قشاشی اور اُن کے اوستاد مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے اوستاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی وغیرہم اکابر و فواضل ذیشان جن پر اس خاندان دہلوی کا دار و مدار علم ہے کہ انہیں علمائے عظام و فقہائے کرام سے سلسلہ حدیث جاری و حصول برکات و فیوضات ظاہری و باطنی کا فخر حاصل ہے اُن کے نام سے زمرہ علمائے ربانیین مقرب و معظم کہلائے دیکھیے جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد غوث چشتی گوالیاری علیہ الرحمۃ الباری و خواص و عالمے سیفی کی اجازتیں لیتے - اور دینا کے علمائے کرام و مشائخ عظام کو نادِ علی کی اجازتیں دیتے دلاتے اور حضرت مشکلکشائے جملہ عالم و عالمیان شہنشاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ سے امداد مانگنے اور ندا کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں - فرمایا کہ نادِ علی ہفت بار یا سہ بار - یا یک بار بخواند و آن انیست : نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ ٭ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ ٭ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي ٭ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِي ط یعنی پکار علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کہ وہ مظہر عجائبات کارخانہ الٰہی ہیں تو انہیں اپنا مددگار و حاجت روا و مشکلکشا پائیگا - مصیبتوں اور پریشانیوں میں یعنی سب غم و الم دور ہو جائیں گے بصدقہ ولایت و کرامات آپ کے یا علی یا علی یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانو! یا علی یا علی یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نفیس اور اسمعیل کے گھر سے ہی وہابیت کش سند دیکھیے - اب وہابیوں کے پیر اسمعیل دہلوی کا قول مشکل کے وقت ان کو پکارے " دمشرک ہو جاتا ہے" دوبارہ ملاحظہ فرمائیے کہ ان کے پیر اسمعیل کا سارا خاندان کتنے بڑے شرک اکبر و اعظم میں مبتلا کہ خود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن پر امت کا اجماع - اور سارے منکران بھی اسی گھر کے چشمہ فیوض علم کے بھکاری اور بھیک منگے اور خود اسمعیل اُن کے سارے خاندان کا ثناخوان - شاگرد و مرید - لخت جگر - کیا یہ سب کے سب مشرک ہوئے یا نہیں - یا تقویتہ الایمان کی آیتیں - حدیثیں اسمعیل دہلوی کا خاندان چھوڑ کر باقی علمائے اہل سنت والجماعت ہی کو - مشرک - بدعتی - بتانے کے لئے اتری ہیں - اللہ ایمان و حیا بخشے آمین و ۔۔ اذلم تستحی فاصنع ما شئت بیحیا باش ہر چہ خواہی کن تقویتہ الایمان کے مصنف اسمعیل نے اپنی معتبر تصنیف صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ در سلطنت سلاطین و

امارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ہست۔ یعنی بادشاہوں کی سلطنت میں اور امیروں کی امارت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دخل حاصل ہے کہ سیر کنندگان عالم ملکوتی (یعنی اولیاء اللہ) پر پوشیدہ نہیں ہے۔ مولوی خرم علی منکہ دن کے بڑے بھاری مُلا مصنف نصیحۃ المسلمین (جس میں یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے والوں کو کافر لکھا ہے اور اولیاء اللہ سے محبت کرنیوالا اور ان کے نام پر نذر نیاز کرنی اور فاتحہ دلانا۔ شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ کا توشہ دینا۔ بزرگوں سے مدد مانگنا شرک لکھا ہے)

یہی پختہ مواد اور شرک کی بنیاد اکھیڑنے والا شفاء العلیل میں لکھتا ہے کہ مشائخ چشتیہ نے فرمایا قبرستان میں میت کے سامنے کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے۔ گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو کر کہے یا روح اور روح الروح کی ذا میں ضرب کرے کہ کشائش و نور پائے۔ پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر الخ۔ غور کا مقام ہے کہ یا روح کا وظیفہ کرنے اور فیض مانگنے بیٹھنے سے مشرک تو نہ ہوا۔ کیا اہل قبور کو سمیع و بصیر و مُعطی مانکر پھر بھی مولوی اکی توحید کو ٹیانہ لگا گیا یہی تقویۃ الایمانی دھرم ہے کہ صرف یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور یا حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہی کا پکارنا شرک ٹھہر گیا ہے اور گھر کے ملا کے لئے یہ خاصہ شرک۔ شیر مادر کی طرح سب حلال۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ہ

ان کے چچا صاحب شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں فرمایا۔
ارباب حاجات حل مشکلات خود از اینہا می طلبند۔ یعنی دینی دنیاوی حاجتوں والے اولیاء اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کریں اور ان کو مشکلوں کا حل کرنے والا پائیں گے مسلمانو! اِن مشرک فروشوں سے اپنا امام اسمعیل بھی بچ نہ سکا۔ دیکھئے۔ صراط مستقیم
ہمچنیں اگر گاؤ زندہ بنام سید احمد کبیر را ہدیہ بدہد بطور یکہ نقدی دہند نیز رواست وگوشت آن حلال۔ اسی میں ہے واگر ہمیں طور نذر برائے اولیائے گذشتگان (رضی اللہ عنہ

یہی اسمعیل دہلوی وہابیوں دیوبندیوں کا پیر اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعہ زبدۃ النصائح میں لکھتا ہے
ع اگر شخصے بزے را خانہ پرور کند تا گوشت او خوب شود او را ذبحہ کردہ پختہ۔ فاتحہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست ع کیا لطف جو غیر پردہ کھولے

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

علی ہذا القیاس ان کے ...... بھائی دیوبندیوں (وہابیوں) کے پیشوا ....

اپنی کتاب بہشتی زیور میں پکار اٹھے کہ کسی کے نام کی منت ماننا (شرک ہے) اور اس پر سند نداردکوئی حجت شرعی نہیں لکھ سکے۔ مسلمانو! سچے سنی مسلمانو! یہ وہی لوگ

ہیں جو علانیہ اپنے آپ کو حنفی قادری اور چشتی مشہور کرتے ہیں اور در حقیقت حنفیوں کے دشمن۔ تعلیم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوسوں دور بہ منکر ان ......

دربار الٰہی میں حاضر نہ ہونگے بلکہ عوام بیچارے ان کے عقائد سے آگاہ نہیں انشاء اللہ العزیز بفضل حبیبہ الکریم وبکرم ابنہ الغوث الاعظم ان کے عقائد تفصیل وار بہ حوالہ صحیح عنقریب رسالہ کی صورت میں شائع ہونگے۔ بطور نمونہ یہاں پر لکھدیا گیا ہے کہ اس فرقہ کا ایمان وعقیدہ دربارہ نذر ونیاز واستمداد از اولیاء اللہ وانکار سماع موتیٰ مثل عقائد وہابیہ نجدیوں کے ہے۔ جو کہ عقائد میں منسوب ہیں بسوئے عبد الوہاب نجدی کے۔

اے محبان اولیاء اللہ حقیقت میں نذر و نیاز چڑھاوا ومنت کے ایک ہی معنی ہیں۔ یہی تھانوی دوسری جگہ لکھتا ہے کہ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا "شرک ہے۔ یاد رکھئے ہر فعل کا مدار نیت پر ہے۔ انما الاعمال بالنیات ولکل امرئٍ ما نوای پس اگر کوئی مسلمان کسی بزرگ یا اپنے ماں باپ کے نام کا جانور لیکر بہ نیت صدقہ وایصال ثواب چھوڑ دے کہ جو چاہے لے لے یا کوئی کسی بزرگ کی نیاز یا ماں باپ وغیرہ کی فاتحہ کی نیت سے جانور لیکر چھوڑ دے کہ وہ پرورش پاکر موٹا ہو جائے تو اسے ذبح کر کے اس کا کھانا پکا کر ان بزرگوں کی نیاز یا ماں باپ وغیرہ کی فاتحہ سے ان کی روح کو ثواب پہنچائے یا صرف گوشت ہی ذبح کر کے فقراء کو تقسیم کر دے کہ اس کا ثواب ان کو پہنچے۔ تو اس میں کوئی قباحت وبرائی شرعی نہیں۔ شرک وکفر تو در کنار عدم جواز کی بھی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ہر شخص اپنے ہر عمل نیک کا ثواب زندوں اور مردوں کو دے سکتا ہے۔ اور وہ ثواب انہیں پہنچتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ مزید سنئے۔ دار قطنی میں ہے اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ حَالَ حَیٰوتِہِمَا فَکَیْفَ لِیْ بِبِرِّہِمَا بَعْدَ مَوْتِہِمَا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیْ لَہُمَا مَعَ صَلٰوتِکَ وَاَنْ تَصُوْمَ لَہُمَا مَعَ صِیَامِکَ۔ یعنی ایک شخص نے حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار فیض آثار میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کیساتھ اُن کی زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا۔ اب ان کی وفات کے بعد سلوک (یعنی نیکی) کس طرح کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلوک بعد سلوک کے (یعنی نیکی) یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اُن کے لئے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزوں کیساتھ روزہ رکھا کرو اور نیز دار قطنی میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر فقرأ قل ہو اللہ احد احد عشر مرۃ ثم وہب اجرہا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات یعنی جو

۱ بہشتی زیور حصہ اول تصنیف ... تھانوی

وان تصدق عنہما مع صدقتک
یعنی اپنے صدقہ کے ساتھ صدقہ ان کے لیے ادا کرے۔

شخص قبرستان کے پاس گذرے اور قل ھو اللہ شریف گیارہ مرتبہ پڑھکر اس کا ثواب موتیٰ کو بخشیگا۔ اُسی قدر اس کو ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جائیگا۔ اسی حکم شرعی کے مطابق عوام۔ بموجب فتوائے صحیح علمائے کرام اہل سنت والجماعت بعد نماز جنازہ کے ۱۱۔ مرتبہ قل شریف اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ پڑھکر اس میت کو (کہ سننا اور دیکھنا میت کا بنص صریح قرآنی ثابت ہے) ثواب اس کلام کا پہنچاتے ہیں (دیکھو رسالہ فاتحہ خوانی۔ مصنفہ سیدی و مرشدی حضرت مولانا مولوی غلام قادر صاحب رح) چنانچہ مظاہر الحق میں موجود ہے۔ کہ قبرستان میں ایک راہ گذر آدمی کے قل ھو اللہ شریف کے پڑھنے سے ان سب اہل قبور کا عذاب بند ہو گیا۔ اور چالیس دن تک اُس کا ثواب تقسیم ہوتا رہا۔ ملخصاً۔ مگر شریعت وہابیہ میں یہ بھی اور بعد از جنازۂ میت و بعد از دفن میت اور قبرستان سے چالیس قدم آجانے کے بعد بہ نیت ایصال ثواب فاتحہ کا پڑھنا بھی شرک ہے۔ منع ہے۔ حالانکہ اس کا ثبوت موجود ہے ان کے نزدیک کوئی درجہ استحباب اور مباح کا ہے ہی نہیں یہ بچارے حدیث ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ اور حدیث بھی وہ جس پر ان کے امام۔ عبدالوہاب نجدی کی مہر لگی ہو کیونکہ اس کے سوا ان کے نزدیک کوئی مسلمان نہیں گذرا۔ دیوبندیوں کا معتبر فتویٰ رشیدیہ دیکھو

الحاصل۔ نذر و نیاز۔ منت و چڑھاوا۔ اولیائے کرام قدست اسرارہم کا ادا کرنا یعنی نیک جائز اور روا ہے۔ بلکہ خود امام وہابیہ و دیوبندیہ۔ اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان۔ مان چکا ہے۔ دیکھو لکھتا ہے۔ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت من بر آید اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر بکنم روا است و اگر یہ ہمیں قدر گاؤ را نذر کند نیز روا است آگے لکھتا ہے اگر نذر کند بشرط بر آمدن حاجت خود گاؤ دو سالہ فربہ۔ نیاز حضرت غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خواہم کرد۔ پس حکم ایں مثل حکم طعام است۔ اگر نذر حسن است ہیچ خلل نیست و اگر قبیح ست۔ فعلش حرام و حیوان حلال۔ یعنی اگر کوئی شخص مانے کہ اگر فلاں حاجت میری پوری ہو جائے گی تو اس قدر نیاز حضرت سید احمد کبیر (پیر اسمٰعیل دہلوی) کی ادا کرونگا۔ اور ایسا ہی گائے کا (زندہ اور ذبح کر کے) نذر کر دینا جائز اور روا ہے۔ ایضاً اگر نذر کرے اس شرط پر کہ اگر میری فلاں مراد پوری ہو جاویگی۔ تو گائے دو سالہ فربہ نیاز بنام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونگا۔ اور حکم اس کا مثل حکم طعام کے ہے۔ اگر نذر بطریق حسن کے ہے تو کچھ خلل نہیں اور اگر قبیح ہے تو یہ فعل حرام مگر حیوان کا دیدینا (بحالت ذبح یا زندہ) حلال اور جائز ہے۔

دیکھو تقریر فتاویٰ [illegible] مطبوعہ دہلی ۱۲۰

منکرو! خدا و رسول کریم جل و علی و صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرو! اب تو شرماؤ۔ اور گریبان میں منہ ڈالکر ایمان لاؤ۔ کہ تمہارا امام۔ تمہارا پیشوا کیا لکھتا ہے۔ اولیاء اللہ بالخصوص حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ کی نذر و نیاز و فاتحہ کو اگر بطریق حسن یعنی بغرض ایصال

ثواب نہ تقرباً و عبادۃً لغیر اللہ۔ تو جائز ور وا لکھتا ہے اور کوئی خلل شرعی و برائی نہیں بناتا
اور وہی لفظ نذر و نیاز و فاتحہ جو تمہیں گیارھویں شریف میں بُرا معلوم ہوتا ہے اور جس کے
بارہ میں تمہارے ہاں سے شرک اور کفر کا فتویٰ لگتا ہے۔ حالانکہ جملہ کتب معتبرہ اہل سنت
والجماعت احناف میں لکھا موجود ہے کہ نذر و نیاز اولیاء اللہ۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی نذر
ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ کو تو صرف اس کا ثواب ہی پہنچانا مقصود ہوتا ہے چنانچہ تفسیر احمدی
میں تحت آیتہ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ لکھا ہے کہ قَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ النَّذْرَ لِغَیْرِ اللّٰہِ حَرَامٌ، وَنُذُوْرُ الْاَوْلِیَاءِ
تَاَوَّلَ بِاَنَّ النَّذْرَ لِلّٰہِ وَثَوَابُھُمْ لَھُمْ علامہ نابلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کشف النور میں فرماتے
ہیں نَذْرُ الدَّرَاہِمِ وَالدَّنَانِیْرِ لِلْاَوْلِیَاءِ بِاَنْ تُصْرَفَ عَلٰی فُقَرَاءِ الْمُجَاوِرِیْنَ جَائِزٌ، فِیْ نَفْسِہٖ لِاَنَّ النَّذْرَ
فِیْہِ مَجَازٌ، عَنِ الْعَطِیَّۃِ الخ یعنی تحقیق مقرر کیا گیا ہے یہ امر کہ نذر غیر خدا کیلئے حرام ہے اور نذر
اولیاء اللہ کے لئے جائز و مباح کیونکہ درحقیقت یہ نذر اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے اور ثواب اولیاء
اللہ کے لئے۔ علامہ نابلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ روپیہ اشرفیاں اولیاء اللہ
کی نذر کرنا کہ فقراء مجاورین مزار کے خرچ میں آئیں جائز ہے کہ یہاں نذر سے مجاز اً عطیہ
مراد ہے۔ مزید شرح دیکھنی مطلوب ہو تو رسالہ جوہر قرانی حضرت مولانا غلام قادر صاحب
ہاشمی بھیروی حلوہ فرمائے مسجد بیگم شاہی لاہور۔ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا وَاسْتَغْفِرْہُ یعنی امت کے واسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو۔ جو امر الٰہی ہو۔ اس کا بجا
لانا فرض ہے جو فرض ادا کیا جائے اُس کی قبولیت میں شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ
تعالیٰ نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا۔ جو شخص احکام الٰہی پورے بجا لائے
تو ان کی منظوری میں شک نہ کرے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم کچھ
مانگو میں دونگا۔ اور عبادت کرو میں قبول کرونگا۔ جتنے کرامات اولیاء اللہ کے ہیں سب
عبادات اور دعا کا نتیجہ ہیں۔ احیا مردے کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا یا ہڈی کو جانور بنا
دینا یہ سب کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ ولی کی دعا ہی دعا ہے جو رد نہیں فرمائی جاتی۔ کیونکہ وہ
مُسْتَجَابُ الدَّعْوَاتِ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حکایات از ابراہیم خلیل علیہ السلام۔ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا نہت اور ارادہ
بندہ کا۔ اور فعل کام خدا۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے
کشتی غرق شدہ کو مع اہل کشتی بارہ برس کے بعد دریا سے نکال دی۔ اس میں اعتراض شرعی
نہیں۔ کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدائے تعالیٰ کا ہے۔ اس میں انکار کرنا موجب
انکار قدرت الٰہی ہے۔ منکر قدرت الٰہی کا کفر کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہیں پیدا کرتا۔ خالق الافعال اللہ تعالیٰ ہے

بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ وہ چیز پیدا کر دیتا ہے۔
منکروں کا انکار۔ ارتداد ہے۔ یہ لوگ مرتد ہیں۔ الخ ولی کامل وارث ۱۲۴۰۰۰ ایک لاکھ چوبیس
ہزار علم انبیاء کا اور چوبیس ہزار اپنی شریعت کا جملہ ۱۴۸۰۰۰ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ہے
کہ جامع جمیع منازل ولایت کا ہو۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ پاکوں کو دور و نزدیک سے دیکھنا
یا سننا یکساں ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اللہ نور السموٰت والارض
کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور سے زمین و آسمان وغیرہ کو روشن کر کے قائم کر رہا ہے۔
اور وہ نور سب ذرات کے اندر ظاہر ہے جب عارف کا دل منور بنور الٰہی ہو جاتا ہے تو ہر چیز دور
و نزدیک کی بوجہ اسی نور کے یکساں نظر آتی ہے۔ کوئی چیز ولی سے پوشیدہ نہیں رہتی سب
مخلوق پُر از نور الٰہی جو نورِ نبوی ہے معمور ہو رہی ہے۔ اس نور کے سبب۔ تمام اولیاء اللہ
حضور نبوی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہیں۔ غائب کوئی نہیں۔ جیسے چودھویں رات کا
چاند کہ ہر جگہ یکساں نور افشاں ہے وہ حاضر موجود ہے اور بحکم آیۂ کریمہ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ کہ تمہارے جملہ اعمال نیک و بد کو اللہ اور اس کا محبوب رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنین جس میں صحابہ کرام افضل و اعلیٰ ہیں اور اولیاء اللہ بھی شامل
ہیں۔ قریب ہے کہ دیکھیں گے۔ یہ سب تحت آیۂ کریمہ کے حاضر ناظر مدد و معاون و مددگار
ہیں۔ وہ نور نبوی بہ تعلیم و وراثت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم وارثان حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اولیاء کرام کو حاصل ہے۔ شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز نے فرق بیان
کیا ہے کہ اللہ تعالے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اصل غیب دکھاتا ہے اور ولی کو عکس غیب
اسی لئے فرمایا کہ ولی دربار الٰہی میں حاضر ہے۔ رموز و اسرار الٰہی سے آگاہ ہوتا ہے جو دعا مانگتا
ہے۔ (تحت رضائے الٰہی) منظور ہوتی ہے۔ اس کے شکرانہ کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔
قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جن کو منکرین نے بھی علامہ تسلیم کیا ہے۔ تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے
ہیں "اولیاء اللہ دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری می فرمایند و دشمنان
را ہلاک می فرمایند" یہی قاضی صاحب سیف المسلول میں فرماتے ہیں کہ فیوض و برکات کارخانہ
ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل می شود۔ اول بر یک شخص نازل می شود و از اں
شخص قسمت شدہ بہ ہر یک شخص از اولیائے عصر موافق مرتبہ و استعداد او می رسد۔ و ہیچکس
از اولیاء اللہ بے توسط او بفیض نمی رسد کسے از مردان خدا بے وسیلہ او درجۂ ولایت نمی یابد
اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال و نجباء و نقباء و جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج می باشند
صاحب ایں منصب عالی امام قطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند و ایں منصب عالی از ظہور
سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلی ایں منصب بر فرق عسن عسکری

علیہ السلام متعلق بود۔ پھر کہا۔ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد این منصب مبارک بوے متعلق شد تا ظہور امام محمد مہدی این منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد آخر میں لکھا۔ استنباط این مدعا از کتاب اللہ واز حدیث می توانیم کرد۔ یعنی اولیاء اللہ اپنے دوستوں اور معتقدوں مریدوں کو دنیا اور آخرت میں مددگاری فرماتے ہیں۔ اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور نیز یہ کہ کارخانہ ولایت کے فیض اور برکتیں کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے اولیاء اللہ پر نزول فرماتے ہیں ساتوں ایک شخص پر نازل ہوتے ہیں اس شخص کے ذریعہ سے حصہ رسدی ہر ایک اولیاء کے زمانہ کو موافق رتبہ اور درجہ اوس کی استعداد اور شان کے تقسیم ہوتے ہیں اور بغیر وساطت اُس کے کسی ولی اللہ کو کوئی برکت اور فیض یا اوس کا حصہ نہیں ملتا اور کوئی ولی اللہ اس شخص کے وسیلہ کے بغیر ہرگز ولایت تک نہیں پہنچا۔ جملہ قسم کے اولیاء اللہ اس ایک شخص معین کی طرف حصول فیض کے محتاج ہوتے ہیں۔ مالک اس منصب بلند کا امام۔ قطب الارشاد۔ بالاصالتہ۔ کہلاتا ہے اور یہ درجہ بلند حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر تا بروح پاک حضرت شاہ ولایت مشکلکشائے ہر دو عالم حضرت علی کرم اللہ وجہہ مقرر تھا۔ بعد وصال حضرت امام عسکری علیہ السلام تا ظہور حضور پر نور محبوب رب غفور یعنی دوجہاں کی فریاد کو پہنچنے والے دین محمدی صلے اللہ کو شرک و بدعت سے بچا کر زندہ کرنے والے۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ متعلق رہا اور تا ظہور حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام یہ عہدہ حاجات روائی مشکلکشائی احیاء موتی وغیرہ وغیرہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ والیتہ رہیگا اس سے صاف ثابت ہو روشن کہ اب دور دورہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور رہیگا۔ آخر میں لکھا کہ مذکورۃ الصدر مطالب اور علما ہم نے شرع شریف کے احکام و قوانین کے مطابق قرآن کریم و احادیث شریفہ سے اخذ کیا ہے۔ زیادہ تفصیل

اس کی مطلوب ہو تو دیکھو مکتوبات حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد سوم مکتوبات ۱۲۳ - جن میں تفصیلاً مذکور ہے منکر اس کا دیدار الٰہی سے محجوب و مہجور - دربار الٰہی میں حاضر نہ ہوگا دربار غوثیہ سے جو راندا گیا - وہ راندۂ علیہ پس منکروں کی تسکی تمام ہو گئی - اور اپنے چچا صاحب شاہ عبد العزیز دہلوی کا کھلم کھلا شرک سنئیں - از اولیائے مدفونین استفادہ جاری است یعنی مدفون اولیائے کرام سے فائدہ حاصل کرنا یعنی حاجتیں مرادیں مانگنی جائز - بلکہ اس کا عمل در آمد اہل اسلام میں جاری رہے اپنی حضرت شاہ صاحب نے سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ کی نسبت کہا - کہ مردے جلیل القدر ست کہ مرتبۂ کمال او فوق الذکر است کہ حضرت احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمائے کرام و مشائخ عظام بڑے بلند پایہ والے مرد خدا ہیں کہ ان کا رتبہ کمال تحریر و ترقیم سے باہر ہے ان سے نقل کیا کہ اڑے کام پر یا زروق کہکر پکار - فوراً مدد کو آؤنگا - مرزا صاحب مظہر جانجاناں اپنے وصایا میں فرماتے ہیں - بزیارات اولیاء اللہ در بورۂ فیض جمعیت کن - اولیاء اللہ کی زیارت سے - فیض حاصل کرنے کا بھکاری بن - دیکھئے کیسے بڑے شرک کی تعلیم فرمائی ہے کسی منکر کو جرأت کہ مکمل جواب لاسکے اور اسمعیل دہلوی کے سارے خاندان کو شرک سے بچا سکے - اگر انہی امور کا نام شرک ہے تو کہاں کی شاہی - کیسی محدثی - اسحاق اور اسمعیل دہلوی کس گنتی میں ہیں کہ ان کی ساری کمائی اسی شرکستان کی تھی یہی مشرکوں کی نسل - مشرکوں کی اولاد - مشرک ہی پیر مشرک ہی استاد - انہیں میں پلے - انہیں سے سندیں لیں - الحق حاشا کلا وہ خاندان شرک و بدعت سے پاک ان کی تعلیم شرک سے کوسوں دور - جن سے سچے مسلمانوں کے سینے نور سے معمور ہوگئے ہی انوکھا عالم نکلا کہ ان کی ایمان بھری تعلیم کو شرک و بدعت پکار اٹھے اور اس کے حواری بے اطواری کیسا بڑ بڑا اٹھے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - اب اہل سنت والجماعت احناف دیکھیں کہ ان کے بخ روزمرہ درود شریف مشہور مقبول صلوٰۃ تنجینا

ع ۱ - دو جہان سے نہ اس کا دین نہ ایمان ہے راہبر اسکا نفس پر طغیان ہے کیونکہ وہ مردود حبیب رحمان ہے و مردود سبحان ہے

ع ۲ - دیکھو تفسیر عزیزی و اشعۃ اللمعات

ع ۳ - واہ سبحان اللہ شاہ صاحب مرحوم نے وہابیوں کی کیسی ناک کاٹی

ع ۴ - یہ لوگ اندھوں کی آنکھ سے دور جن کا ایمان بدعقادی سے ہوا مغرور

طاقت سے کفنے ہیں - اس قول نے اللہ کی قدرت کا انکار کر دیا اور کی کھلی اور انبیا و اولیا کی شان کا گھٹایا ہیں تو ہین ادب اور تقویۃ الایمان ص ۲۳ صفحہ ۲۴ تقویۃ الایمان ص ۱۵ ص ۲۶ تقویۃ الایمان [illegible]

باوجود اسحاق کے ایسی انوکھی اور اچنبی چال چلے ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

کو شرک ٹھہرانے کی کیا سزا ملی نہ ناحق مسلمانوں کو مشرک کہتے
نہ اگلے پچھلوں کو مشرک بننے کی مصیبت سہتے۔ اس سے بہتر
بھی کہ راہ راست پر آئیں اور سچے مسلمانوں کو مشرک نہ بنائیں
نسئل اللہ العافیۃ وحسن العاقبۃ آمین۔ اسی طرح دیوبندی
پھندی اور سارے مریدان رشید گنگوہی و پیروان اشرفعلی تھانوی
اسی بلا میں مبتلا یہ بھی پکار کے یا رسول اللہ کہنے کو شرک بولے
دیکھو ان کی تصنیف زیور بہشتی ص۱۵ جلد اول کسی کو دور
سے پکارنا (یعنی یا رسول اللہ کہنا) اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر
ہو گئی۔ شرک و کفر ہے۔ ایضاً ص۲۱ کسی بزرگ یا پیر کے
ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے حال کی اس کو ہر وقت خبر رہتی ہے
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے گھر سے دیوبندی
علم کی دریوزہ گری کریں۔ ان کو اپنا پیر جانیں اور ان کا سارا
خاندان یا علی یا علی کا وظیفہ کریں اور اجازتیں اپنے اکابر سے
لیں۔ اور سارے جہان کو اجازتیں دیں۔ اور شرک کا سبق دیں
واہ بیوں کے مفتی و نواب۔ صدیق حسن خاں بھوپالوی
نے اپنے رسالہ انتقاد جیوش الاحرار میں لکھا ہے ص۲۴ کہ
یہ عجب الٹی منطق کہ مؤلف مذکور نے خدا جانے کس خیال سے
خیال سے لکھ دیا۔ ورنہ بے شک تمام وہابیہ اور مداحان
اسمٰعیلیہ پر فرض قطعی کہ صرف لفظ غوث کہنے پر خالص شرک
جلی کا حکم لگائیں۔ غوث اعظم و غوث الثقلین تو بہت بڑا
خالصہ شرک ہے آخر غوث کے کیا معنی۔ فریاد کو پہنچنے والا۔
جب ان کے نزدیک استمداد فریاد (اور کسی کی دوہائی) شرک ہے
تو فریاد رس کہنا کیونکر صریح شرک نہ ہوگا۔ اب دیکھئے کہ ان
شرک فروشوں کے کہنے پر کون کون مشرک ہوا۔ اول قاضی
ثناء اللہ پانی پتی۔ جن سے وہابی سند لیں۔ اور اسمٰعیل
دہلوی نے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الثقلین
و غوث الاعظم لکھا۔ عزیزی گولہ باری دیکھئے کہ شرک کی بھٹی

پر پانی پھر جائے گا اور شرک رکھو ہوشاہ صاحب فرماتے ہیں۔ بڑے بڑے اولیاء مسجود خلائق
و محبوب دلہا گشتند مثل حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ و سلطان المشائخ حضرت
نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز یعنی کثیر التعداد اولیاء اللہ اس درجہ تک بلند رتبہ ہوگئے
کہ خلق خدا میں وہ مسجود اور دلوں میں محبوب ہوئے۔ جیسا کہ حضرت غوث الاعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہ اولیاء اللہ نے سر بسجود ہو کر فیوض ظاہری و باطنی حاصل کیے اور
حضرت محبوب الٰہی شاہ نظام الدین اولیاء کی زرگنج بخش دہلوی کہ ان کے دربار
میں دن رات سجدے تعظیمی ہوتے۔ وہ خود دیکھتے۔ مگر منع نہ فرماتے۔ اگر یہ شرک
ہوتا تو محبوب الٰہی جیسے فاضل جلیل القدر عالم وقت و مشائخ ایک لحظہ بھر کے لیے
بھی اس شرک کو پسند نہ فرماتے۔ منکرو! خدا سے ڈرو! ذرا یہ مسجود خلائق کا لفظ
بھی دیکھئے۔ وہ یوں لکھ گئے اور تمہاری ساری ترکی تمام کر گئے۔ اسمٰعیل کا قول بھی صراط مستقیم میں دیکھو
طالبان ما ہم دانند کہ مانیز ہم پایہ حضرت غوث الاعظم شدیم۔ اسی اسمٰعیل دہلوی نے
حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ بختیار کاکی کو قطب الاقطاب لکھا۔ دیکھو صراط مستقیم

اب ان وہابیوں سے اتنا پوچھنا چاہیے کہ کیوں صاحب اب بھی وظیفہ
امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین دنیا شاد کن یا حضرت غوث الوری
کو ختم و مجلس گیارھویں شریف میں شرک ہی رٹتے جاؤ گے۔ یا اتنا کہتے ہی خود مشرک بنو گے
سہ مذہب معلوم شد و اہل مذہب معلوم۔
شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی۔ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
کھلے دل سے کہو حنفی مسلمانو!
مشکلات بے عدد دا ریم ما شیئاً للہ غوث اعظم پیر ما
بجوت ختم شریف گیارھویں۔ تعین تاریخ و تقرر یوم یاد رکھو کہ وہابیوں دیوبندیوں

کے نزدیک یہ بھی شرک ہے

من آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال
آیۂ کریمہ۔ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط پس اے محبوب قسم ہے آپ کے رب کی وہ ہرگز
مومن نہ ہوں گے۔ جب تک کہ آپکی ذات پاک کو اپنے ہر ایک کام دینی ہوں یا دنیاوی
اور جھگڑوں میں حاکم مقرر نہ کرلیں اور پھر جو آپ حکم فرمائیں اسے ماننے کے لیے
اپنے دلوں میں کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور بسر و چشم اُسے تسلیم کرلیں۔ آیۃ وہابیت
کش اور سر توڑ دیوبندیت حکم فرما رہی ہے۔ کہ حضور پر نور سرکار دو عالم کو اپنے
ہر کام میں حکم ماننا۔ شرط ایمان ہے۔ پھر اس پر زبردست کوڑہ (درّہ) یہ کہ اگر

حضور کے حکم کی تعمیل میں کراہتہً ذرا سی رکاوٹ بھی نہ ہوگی تو ایمان سلامت ورنہ خطرہ ہے۔ کیا حکم روح اور جسم کیساتھ ہوتا ہے۔ یا صرف روح ہی آں کریمۂ اجلال وعدالت پر جلوہ فرما ہوتی ہے یا جسم بھی۔ بلکہ روشن واظہر واضح ولائح کہ روح وجسم بمعہ اوصاف جمیلہ وحسنہ ومعلومات متعلقہ ممتاز ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی ذات حکم کے ساتھ شامل وموجود ہونا لازمی۔ جبھی تو اس پر لفظ حکم کا صادق آئیگا۔ ورنہ حکم قرآنی کا صریح انکار اور تاویل وہابیہ نجدیہ خلاف قرآن کریم ناجائز ہے۔

کہ حضور کے حکم کا انکار نبوت کا انکار ہے

قبل اس کے کہ گیارھویں شریف کی حقیقت پر روشنی ڈالی جاوے۔ قاعدہ شرعیہ برائے تفہیم اصول شرعیہ عرض کیا جاتا ہے۔ اُسے بغور ملاحظہ فرمایا جائے تاکہ ہر قسم اعمال ووظائف اور مجالس گیارھویں شریف ومولود شریف وغیرہ اور ان کی خوبیوں پر پورا پورا علم ہو جاوے۔ اور منکران میلاد شریف وختم غوثیہ عرف گیارھویں شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرکی بھٹی کو جڑ سے اکھیڑ پھینک نیست ونابود کر دیا جاوے اور گیارھویں شریف کو منع کرنے اور شرک کہنے والوں کی ایمان کی قلعی کھل جاوے۔ ان کی حنفیت اور چشتیت کا راز طشت از بام ہو جاوے۔ اولاً ذیل کی تمہید پر غور کیا جائے تاکہ دوست ودشمن کی پہچان ہو جاوے۔ دوستو! اللہ عزوجل نے انسان کو مکرم بنا کر ایک نعمت عظمیٰ یعنی عقل عطا فرمائی جس سے انسان اپنی بہتری کا سامان مہیا کر سکے۔ اور نفع ونقصان پہچان سکے۔ تو پس لازم ہے کہ آپ اوس نور خداداد کی روشنی میں ظلمت جہل سے بچ کر ناقع اور غدار کو پہچان کر ہلاکت سے بچ جاویں۔ اور جان ومال وایمان کی حفاظت کریں کہ دشمنان مالی۔ جانی وایمانی سے اپنے آپ کو بچا لو۔ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ دشمن تین قسم کے ہیں۔ مالی جیسے چور۔ ڈاکو جیب کترا جانی جیسے بچھو سانپ وغیرہ۔ ایمانی جیسے شیطان جنی وانسی صاحبو! مالی دشمن کیلئے اہتمام وانتظام کیا جاتا ہے۔ کہ جس راستہ میں نقصان مال کا اندیشہ ہو۔ وہ راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور جس گھر میں چور پڑنے کا خطرہ ہو۔ اس گھر سے دستبرداری کرنی پڑتی ہے یا پوری حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جیب کتروں کے خوف سے پاکٹ وغیرہ بنائی جاتی ہے۔ اور لوہے کے صندوق بصرف زر کثیر خرید کئے جاتے ہیں۔ جانی دشمن سے کسقدر حفاظت کرتے ہیں کہ جس کوچہ یا جنگل میں کوئی حشرات الارض کاٹنے والا یا حیوان پچھاڑنے والا ہو۔ اس کا نام ہی نہیں لیا جاتا۔ ایمانی دشمن۔ جو سب سے مخطور اور سخت تر ہے اُس کے بچاؤ کے لئے کس قدر کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے قلعہ میں محصور ہو کر لاحول کی تیز تلوار سے اُس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور آخر دم تک۔ اس مدعی لاغوینہم اجمعین (قول شیطان کہ میں سب کو گمراہ کرونگا) کے مکروں

سے جان کانپتی ہے پس اے مسلمانو! اپنے دشمنوں کو پہچانو! ہنیں ہنیں تمہارے دشمن نہیں بلکہ تمہارے آقا و مالک و مختار تاجدار مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن خبردار سن رکھو۔ قلب عاشق مجبور ہے کہ رگ رگ میں ذکرِ محبوب جلوہ گر ہو۔ محبوب کا چرچا محبّ کا چین۔ اور اس کی تعظیم آنکھوں کی ٹھنڈک جس دل میں غیظ وحسد وکینہ و بغض۔ خود بینی وتکبر ضد اور نفسانیت اور ہٹ دھرمی بھری ہے وہ آپ ہی ذکر سے جلے گا۔ تعظیم سے بھی بگڑیگا۔ دوست دشمن کی یہ بڑی پہچان ہے یہ قاعدہ یاد رکھنے کے قابل ہے صدیق اور زندیق موافق اور منافق میں امتیاز کرنے کے لئے اصل کسوٹی ہے۔

قاعدہ شرعی[۱] ہے کہ

اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ۔ یعنی جو بات اللہ عزوجل نے مطلق ارشاد فرمائی وہ مطلق ہی حکم عطا کرے گی۔ جو جو کچھ اس مطلق کے تحت میں داخل ہے سب کو وہ حکم شامل ہے۔ بلا تخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کریگا۔ وہ کتاب اللہ کو منسوخ کرتا ہے۔ جب ہمیں تعظیم حضور اقدس مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیا معظّام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حکم مطلق فرمایا۔ تو جمیع طرق تعظیم کی اجازت ہوئی جب تک کسی خاص طریقے سے شریعت منع نہ فرمائے وہ جائز اور روا ہے سورہ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ چنانچہ منکرین تعظیم کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے اولیاء اللہ کی محبت کو اس آیت کی تعمیل اور تعظیم شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ صراط مستقیم مطبوعہ میرٹھ کے صـ۳۱ میں یہ عبارت مرقوم ہے

رکوع ۱۰ پ ۱۷ ع۱

اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال کرام خود شعار ایمان محبت و علامت تقوی است یعنی اگر نیک گمان کرے تو کسی ولی کو تو یقین جان ایسے بزرگان دین کی تعظیم و محبت ایمان کی نشانی اور تقوی و پرہیزگاری کی دلیل ہے (انتہی کلامہ فی ہیم یا واہی)

قاعدہ شرعی[۲] عظیم الفوائد

فرقہ عبد بدہ نجدیہ واہبیہ دیو بندیہ[۳] اسمٰعیلیہ منکران حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس جہالت قبیحہ وسفاہت فضیحہ میں اپنی عادت مستمرہ کے مطابق زمانہ قدیم سے مبتلا وہ یہ کہ قرآن کریم واحادیث شریفہ میں جس امر کا ذکر نہیں وہ ممنوع۔ شرک وکفر ہے۔ اگرچہ اس کی مخالفت بھی قرآن مجید وحدیث شریف میں نہ ہو۔ ان حاسدوں اور دشمنوں کے نزدیک امر ونہی میں کوئی واسطہ ہی نہیں۔ اور عدم ذکر

[۳] وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور اسمٰعیل دہلوی کی ولایت کا اقرار۔

ذکر عدم ہے۔ پھر خدا جانے سکوت کس شے کا نام ہے

ترمذی وابن ماجہ وحاکم سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ

یعنی حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حرام بتایا۔ اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ یعنی اے ایمان والو وہ باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں برا (بوجھل) لگے اور اگر قرآن کریم نازل ہوتے وقت پوچھوگے تو تم پر ظاہر کر دی جائینگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے اعمال و وظائف ختمات گیارہویں وغیرہ کے لئے معافی فرمائے ع۱ ان کے کرنے کی اجازت عطا فرمائے اور صاف ثابت کہ جن باتوں کا ذکر قرآن کریم وحدیث شریف میں نہ نکلے وہ غیر مجتہد کے لئے منع نہیں۔ بلکہ اللہ کی معافی میں داخل ہیں۔ اب جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہے وہ منکر قرآن کریم۔ وہ مستحق عذاب عظیم۔ اس کا افترا اللہ کریم اور اس کے حبیب پاک رسول کریم پر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ جس بات اور امر کو اللہ عزوجل و رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک اور کفر کا حکم نہیں دیا وہ شرک و کفر ہرگز نہیں اور یہ مدعیان شرک و کفر مسلمانوں پر کفر اور شرک کے فتوے تھوپیں۔ اور پھر بھی بنے مسلمان اور حنفی بنے رہیں۔ تف برین مسلمانی تو۔ شرک کیا ہوا۔ پہاڑوں کے پہاڑ الٹ پڑے۔ ان واہیوں ع۲ اور ان کے مچیلوں کے نزدیک کل مقلدین اہل سنت والجماعت احناف مشرک اور واجب القتل ہیں۔ دن دگنے رات چوگنی فریب دہی کے جال پھیلا رہے ہیں۔ اور شرک کی بھٹیاں تیار۔ یہ مشکوٰۃ و بخاری کے خمار میں ایسے بیہوش ہوئے کہ شرک کا خمار دماغ کو لے ڈوبا۔ سنیئے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ تحقیق مسلمانوں میں مسلمان بھائیوں کا بڑا مجرم اور گناہ گار وہ شخص ہے۔ جو سوال کرے ایسی باتوں کا جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر حرام اور منع نہ کیا ہو۔ پس وہ اپنے مسئلہ کی وجہ سے لوگوں پر حرام کا حکم لگا دے اس سے ثابت کہ جن کاموں اور باتوں کا ذکر یا مخالفت قرآن کریم و حدیث شریف سے ثابت نہیں بلکہ صحابہ کرام سے مخالفت یا حکم وارد نہ ہو وہ مباح اور روا ہے۔ کیونکہ اصل ہر شے اور کام میں اباحت ہے۔ ورنہ اس سائل کا کیا قصور کہ حضور سرورِ عالم

ع۱ کیونکہ نام لیکر منع نہیں فرمایا۔

ع۲ دیکھو ہمارا رسالہ دودکارڈہ خدائی

صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجرم شرعی قرار دیا۔ کیا یہ جرم نہ کیا کہ اس کے سوال سے مسلمانوں پر
مشقت بڑھ جائیگی دیکھو سچے حنفیوں کے احسن عقاید اور محبت بھری مجلسوں کے انعقاد
کے بارہ میں شرک کفر اور بدعت کا حکم لگانے والوں کے حق میں کیسا سخت فتوی مصطفائی
ہے۔ قرآن کریم کا فتوی اور اٹل فیصلہ بھی سن لیجئے پھر اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَلَا تَقُولُوا
لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ط نہ کہو ایسی بات کہ تمہاری زبانیں
بیان کریں۔ دیعنے ایسا حکم مسلمانوں پر نہ لگاؤ۔ جس کا شرع میں اصل وجود نہ ہو یعنی اُس
کی صریح ممانعت نہ آئی ہو) اس طرح پر کہ یہ بات اور کام حلال ہے اور یہ بات اور کام
حرام ہے۔ اور اگر ایسا حکم لگاؤ گے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کے سزاوار ہو گئے اور تحقیق اللہ
تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والے ہرگز چھٹکارا نہ پاویں گے۔ بس مسلمانو! اب من رکھو د تحت حکم
آیتہ مذکورہ) جو شخص گیارھویں شریف کے انعقاد پر حکم شرک وغیرہ لگاوے۔ وہ مفتری
کاذب اور شرعی مجرم ہے۔ دربار الٰہی میں ہرگز حاضر نہ ہوگا۔ بلکہ عذاب الٰہی میں گرفتار
اَيُّهَا الْمُنْكِرُوْنَ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ہ اے منکران اولیاء اللہ و معاندین حضرت
غوث الوری اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ ورنہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بناؤ۔

آمدم بر سر مطلب

مخفی نہ رہے کہ اولیائے کرام و مشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بکمال جدوجہد
زہد و تقوی اختیار کر کے سالہا سال چلے فرمائے جنکو اربعین کہتے ہیں اور برکات و تجلیات
انوار الٰہی سے فیوضات حاصل کر کے خلقِ خدا کو اُن اسرار الٰہیہ سے مستفیض فرمایا۔ اسی کا نام
چلہ مشہور ہو گیا تو گویا ہر ماہ آئندہ کی دس تاریخ یوم چلہ ختم ہوتا ہے اور گیارھویں رات بہ باعث
تکمیل چلہ۔ وہ شب گیارھویں۔ موجب برکات و نزول تجلیات۔ انوار باری۔ بر قلب ولی
کا۔ ہوتی ہے۔ اس لئے صاحب چلہ۔ اُس کی خوشی میں بطور شکرانہ۔ کچھ شیرینی وغیرہ اپنے نزدیکی
احباب مخلصین میں تقسیم کرتا ہے۔ مریدین و خوش اعتقاد احباب اس شیرینی کو تبرک سمجھکر کھاتے
ہیں۔ اور اسرار الٰہی کا حظ اٹھاتے اور اپنے کاموں میں برکتیں پاتے ہیں۔ ان فیوضات کے
موجد اور مشتہر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس واسطے گیارھویں شریف حضرت
غوث الاعظم کی مشہور ہو گئی۔

اول جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کے قلب اطہر پر انوار و اسرار الٰہی کی تجلی ہوئی
تو راز الٰہی سے مطلع ہو کر محرم شریف کی گیارھویں شب مقرر فرمائی۔ اور ان
اسرار و انوار کی زیادتی اور علو مدارج کے لئے دست بہ دعا ہوئے۔ حصولِ
انوار و تجلیات کے بعد خوشی کی۔ اسواسطے اول تقرر و تعین شب گیارھویں
دیاز دہم کا ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ جیسا کہ حضرت

مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم حنفی بھیروی لاہوری نے اپنی کتاب نور ربانی مطبوعہ راجپوت دیبک پرنٹنگ صفحہ ۲۵ پر تحریر فرمایا ہے جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بھی دسویں محرم کو کوہ جودی پر لگی۔ اور کفار سے فتح عظیم پائی۔ شکرانہ کے طور پر حلیم پکایا اسی لئے اکثر بزرگان دین کے عرسوں پر حلیم پکانے کا طریقہ جاری ہوگیا۔ مگر منکرین زمانہ نے اس پر بھی شرک کا فتوے ٹھوپ دیا۔ عوام ان کے فریب میں آکر اسے چھوڑ بیٹھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دسویں تاریخ محرم شریف کو معہ قوم دریا سے پار اترے۔ اور فرعون غرق ہوا۔ اور رات کو کہ شب یازدہم تھی خوشی کی اور شکرانہ کے طور پر کچھ پکا کر کھانا کھلایا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی فرمان الٰہی کو بہ طیب خاطر بجا لائے۔ جس کے صلے میں بہشتی دنبہ ذبح کیا گیا۔ علی ہذالقیاس بڑے بڑے اہل اللہ نے چلے فرمائے۔ جن کو پورے ہونے پر بطور شکرانہ الٰہی۔ ان محبوبان خدا نے۔ بصد شوق و ذوق محبوب و مرغوب نذیز طعاموں پر ختم و فاتحہ پڑھکر مساکین و احباب مستحقین کو کھلایا۔ چنانچہ ہمارے سردار آقائے نامدار حضور پر نور محبوب سبحانی قطب ربانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالہا سال چلے فرمائے۔ تو تمام چلے سال کی مشہور تاریخ گیارھویں کو محیط ہو گئے پس پیران پیر اوس بغداد والے شہنشاہ سرکار ابد قرار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چلہ کے بعد بطریق مذکور اہل اللہ گیارھویں شب کو ایسا ہی اہتمام با جاہ و جلال کیا۔

شریعت مطہرہ میں جس امر یا فعل کی اصل موجود ہو وہ مباح اور جائز بلکہ مستحب ہے، مثل ختمات برائے ایصال ثواب موتیٰ۔ ہاں جو نذر معین کی جائے۔ اس کا ایفا واجب ہے جیسا کہ اگر کوئی مقرر کر لیوے کہ میں اس قدر ختم شریف گیارھویں دلایا کرونگا برائے ایصال ثواب بروح پر فتوح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس نذر کا ایفا شرعاً واجب ہے۔ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا طسچے مسلمانوں کی تعریف میں فرمایا کہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس کی برائی یعنی سختی پھیلی ہوئی ہے اس میں خصوصیت کسی خاص نذر کی نہیں بلکہ نذر اللہ و نذر اولیاء اللہ سب کو شامل ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کرامت عہد میں مریدین و خلفائے جلیل نے اس ختم شریف گیارھویں کو اپنے اوپر لازم کر لیا۔ ہاں اگر کوئی امر خاص مانع ہو جائے۔ اس رات کو نہ ہو سکے تو پھر چودھویں ستارھویں کو بھی کر لینا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ تاکہ عوام بھی اس کے فیوضات و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ مگر افضل و اعلیٰ۔ شب گیارھویں کو ہی رکھا۔ تو اب اس کو منع کرنے والا۔ اس کے کھانے

طعام اور شیرینی کو ناجائز بنانے والا۔ منکر طریق غوث الوریٰ ہے اور خارج از دائرہ اہل سنت والجماعت احناف کرام (اَعْلَی اللہ مَقَامَھُمْ وَدَرَجَاتَھُمْ) مغضوب الٰہی و محروم شفاعت رسالت پناہی ہے۔ منکر کے پاس کوئی دلیل اور حجت شرعی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ منکر بن گیا۔ گیارھویں شریف کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص بخل حسد اور عناد ہے جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ ان بندگان نجدیہ کو صرف ختم شریف گیارھویں پر ہی غیظ و غضب نہیں آتا۔ بلکہ حضرت غوث الوریٰ کے درجہ خاص غوثیت سے ہی مطلق انکار ہے ¹۔ حضرت کا نام ایسے طریقے سے لیتے ہیں کہ بد باطنی اور خباثت کی بدبو ان کے گندہ دہن سے ظاہر ہوتی ہے ²۔ حضور کے درجات کے منکر۔ کشف و کرامات کے منکر ³۔ خرق عادات جو خاصہ اولیاء ہے اس کے منکر۔ حضور کے کلام پاک کے منکر۔ اس گیارھویں شریف کے منعقد کرنے سے حضور پر نور حضرت رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے لخت جگر حضرت غوث الوریٰ کی عظمت۔ شان اور صدور جلال کا ظہور ہوتا ہے۔ جو منکروں کے دلوں میں خار مغیلان کی طرح چبھتا ہے۔ کیونکہ یہ تو کہتے ہیں۔ "اللہ کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو" (تقویۃ الایمان) کسی کی دہائی دینا" شرک ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جپنا شرک ہے۔ یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی یا مخدوم علی ہجویری کہتے ہی ان کے سینوں پر قہر خدا کی گولہ باری ہوتی ہے ⁴۔ گو کہتے ہیں کہ ہم پیران پیر کو مانتے ہیں۔ مسلمانو! اگر ان کو مانتے ہوتے تو ان کے کلام کا انکار کیوں کرتے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں۔ مَنْ نَادَانِیْ بِاِسْمِیْ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ وَکُشِفَتْ کُرْبَتُہٗ۔ یعنی جو شخص میرا نام لیکر (خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں) یعنی یا شیخ عبد القادر جیلانی کہکر پکارے تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سختی دور ہو جاتی ہے۔ کما فی بہجۃ الاسرار۔ یَا غَوْثَنَا الْجِیْلَانِیْ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ سَیِّدِیْ اِقْضِ حَاجَتِیْ ھٰذَا وَاکْشِفْ کُرْبَتِیْ۔ اسی طرح لاکھوں حاجتمند سیدی وسندی دربار فیض آثار پیرانیاں شریف میں حاضر ہو کر بہ خشوع و خضوع التجا کرکے یا حضرت یا جملہ شاہ ولی اللہ المدد فی سبیل اللہ پکارنے والے۔ دینی و دنیاوی نعمتوں۔ دولتوں سے مالا مال ہو گئے ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

مسلمانو! گوش ہوش سے سنو! قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ مسلمانو! دیکھا اس اجتماع کی کس قدر تاکید اور اس میں ہزار ہا راز مستور ہیں یہی وجہ کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ واجب کا تارک گنہگار ہو جاتا ہے نماز باجماعت ادا کرنے سے ظاہری دو فائدے حاصل

¹ غنیۃ الطالبین یعنی غنیہ اس کشتی کے نکالنے سے انکار ہے۔ مردہ کو زندہ کرنے سے انکار ہے۔ قصیدہ غوثیہ سے انکار ہے۔ اولیا کے خرق عادات سے انکار ہے۔ حضور کو قطب بنانے سے انکار ہے۔

² دیکھو بہشتی زیور حصہ اوّل

³ دیکھو تقویۃ و نصیحت المسلمین یعنی طعن کے طور پر یوں کہتے ہیں کہ تمہارے بڑے پیر نے یہ کام کیا ہے۔ اور حضور کا ادب سے نام لینا سینے پر چھری چلتی ہے

⁵ اور عزازیل کی ہم عقیدت کا فخر حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ اس کو صرف حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت سے انکار تھا۔ اور یہاں سب کا انکار کر بیٹھا ہے

اول تو یہ تعمیل امر الٰہی۔ دوسرے محلہ کے مسلمان پانچ وقت اکٹھے ہو جاویں اوقات
معینہ پر اپنے دوسرے بھائیوں سے اپنے خیالات کا تبادلہ کر لیں۔ حالات باہمی
معلوم ہو کر محبت و الفت بڑھے ایک دوسرے کے غمخوار بن جائیں۔ اور جو مسلمان
بوجوہات مشاغل کثیرہ پانچ وقت مسجد میں حاضر نہیں آسکتے اور نیز قرب و جوار کے
دیہات و ملحقات کے باشندے اکٹھے ہو کر باہمی محبت و اتحاد پیدا کر لیں۔ تاکہ
گاؤں اور شہر والوں کے حالات ایک دوسرے پر ظاہر ہو جاویں۔ اس لئے شرع
مطہرہ نے ایسے مفاد کو ملحوظ رکھ کر جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔

کہ اس جمعیت سے فوائد کثیرہ حاصل۔ مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں۔ دشمنوں کے
دل دہل جائیں ذکر و اذکار الٰہی سے زمین و آسمان گونج اٹھیں۔ اس کے بعد مسلمانوں
کی عظیم بہبودی و نفع رسانی اللہ عزوجل و جناب سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو منظور رکہ سال بھر میں ایک ایسا موقع ہاتھ آجاوے کہ دنیا بھر کے ہزاروں بلاد و
دیار کے ہر اطراف و اکناف کے باشندے ایک عظیم الشان اجتماع کریں۔ اور اللہ
عزوجل کی تسبیحیں اور ذکر حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے دلوں کو منور
کرتے ہوئے بصد اعزاز و احترام فریضہ حج کو ادا کریں کہ بیت اللہ شریف و
مدینہ شریف منورہ (زاد اللہ شرفہما قدراً) و عظمائ کی شان و شوکت دنیا اور اہل
دنیا پر ظاہر ہو جاوے۔ حتی کہ سلاطین عظام بھی حیرت میں رہ جائیں۔ ایسے ہی دیگر
ہزاروں فوائد و راز مستور ہیں۔ انہی وجوہات پر شرع مطہرہ نے حج بیت اللہ شریف
(امراو اغنیاء) پر فرض کر دیا۔ کہ دور دراز املاک و دیار کے باشندگان کی اس مقام مقدس
میں سیر بھی ہو جاوے اور سلسلۂ تعارف بھی پیدا ہو جاوے بالخصوص ایک دوسرے
ملک کے تحائف منگانے۔ بھیجنے کے لئے باہمی وسائل۔ اشیاء کی خرید و فروخت ترقی
تجارت اور ہزاروں قسم کے رسوخ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں محبوبان خدا اور عاشقان
دربار گہربار سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل۔ کہ حج کا حج
اور بنج کا بنج ؎ دیدار مردان کفارت گناہ

المرام۔ جو کچھ بھی دینی و دنیوی فوائد و برکات و فیوضات۔ انوار و تجلیات الٰہی۔ مندرجہ
بالا احکام سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہی مطلب ہے ختم شریف گیارہویں کے انعقاد کا یہ التزام ہے
بعض منکرین نے اب یہ چال کھیلی ہے کہ باوجود ان کی روز و شب از حد کوششوں کے
ختم شریف گیارہویں تو بند نہیں ہو سکا۔ مگر عوام حنفیہ کرام کو غلط فہمائش اور حکمت
عملی سے بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور دھوکہ دیتے ہیں کہ گیارھویں کی جمع شدہ
رقم مدرسوں اور غربا کو دینی چاہئے اور صاحب نذر اس کو خود نہ کھائے لیکن

نماز با جماعت بھی ادا ہو جاوے اور

بفضل خدا و کرم مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعون
حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سلسلہ قیامت
تک جاری رہیگا ۔ اور منکر آتش حسد میں جلتا رہیگا
بعون اللہ و غوث پاک بر سر منکران خاک + باقی آئندہ

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نظر لوحِ محفوظ پر

قَالَ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَ بِعِزَّةِ رَبِّیْ اِنَّ السُّعَدَآءَ
وَالْاَشْقِیَاءَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَاَنَا
غَائِصٌ فِیْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰہِ وَمُشَاہَدَتِہٖ اَنَا حُجَّةٌ وَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
جَمِیْعِکُمْ ٥ فرمایا حضرت غوث الوریٰ قدس سرہ العزیز نے
نے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم بیشک نیک اور بدلوگ
لوح محفوظ میں میری آنکھوں کے سامنے ہیں اور دریائے
میں اللہ تعالےٰ کے علوم کے سمندروں میں غوطہ لگاتا اور
مشاہدہ کرتا ہوں ۔ پس میں تم سب پر حجت الٰہیہ ہوں
منتہا احد کی ہے بارھویں غوث اعظم رض
ملی آپ کو گیارھویں غوث اعظم رض

اَللّٰہُمَّ اَوْصِلْ اِلَیْہِ قَدْرًا ضَنَّھُمْ وَفُتُوْحَھُمْ وَشِفَاعَتَھُمْ وَحِمَایَتَھُمْ
دَائِمًا اَنْتُمْ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

باقی در حصہ دوئم و سوئم

۱۱ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء

مفتی غلام قادر
قادری ۔ چشتی ۔ نظامی ۔ سہلوی
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ
سنہ ۱۳۲۱
فقیر نظامی محمد عبد الحمید حنفی القادری

تصدیق

اعلحضرت مولینا حاجی الحرمین الشریفین
خواجہ سید احمد شاہ صاحب
نقوی ۔ قادری ۔ شطاری
سجادہ نشین دربار پیریاں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(مسئلہ) گیارھویں شریف کے انعقاد
پر جمہور علمائے کرام و مشائخ عظام
اہل اسلام کا اتفاق ہے ۔ ایسی بابرکت
مجلسوں کا منعقد کرنا باعث
تنویر قلب و ترقی نور ایمان ہے
اس سے نہیں انکار کرے گا
مگر اہل حسد جن کا تخم عمل طغیان
ہے ۔ گیارھویں شریف میں
ہزارہا فوائد دینی و دنیاوی
محفوظ و مستور ہیں ۔